REGD. NO. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۳ نبوت ۱۳۳۹ ہش | ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۶۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۲ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان سب ملکوں کے ساتھ دوستی اور امن کا خواہاں ہے

روس سے مالی امداد لینے میں کوئی حرج نہیں۔ قاہرہ کی پریس کانفرنس میں صدر ایوب کا اعلان

قاہرہ ۱۲ نومبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے جمعرات کی رات یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا پاکستان کی پالیسی یہ ہے کہ سب ملکوں کے ساتھ امن و صلح سے رہا جائے ان میں روس بھی شامل ہے۔ آپ نے کہا روس سے مالی امداد لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک سوال کے جواب میں صدر ایوب خاں نے کہا تیل کی تلاش میں روسی امداد اصولی طور پر منظور کر لینے سے امریکہ اور پاکستان کی دوستی نیز سیٹو و سنٹو میں پاکستان کی شرکت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ آپ نے کہا میں سمجھتا ہوں تیل کی تلاش کے سلسلہ میں روسی امداد قبول کر لینے سے دوسروں کی دوستی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اسی طرح کی امداد کی پیشکش مغربی جرمنی، جاپان، اٹلی اور فرانس کی فرموں نے بھی کی ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کی بعض فرموں نے بھی اس سلسلہ میں کام کیا ہے۔ اگر روس نے ان مساعی میں اشتراک کی پیشکش کی ہے تو اسے سیاسی اہمیت دینے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ آپ نے کہا پاکستان کو جلدی ہے وہ اپنے وسائل کو جلد از جلد ترقی دینا چاہتا ہے۔ آپ نے مزید کہا اگر کوئی ملک غیر مشروط طور پر اور آزادی کو نقصان پہنچائے بغیر امداد کی پیشکش کرے تو انکار کرنا غلط ہوگا۔

صدر ناصر سے اپنی بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے صدر ایوب خاں نے کہا ہم نے باہمی دلچسپی کے امور اور موجودہ بین الاقوامی معاملات پر بات چیت کی۔ آپ نے مزید کہا میری رائے میں میرے دورہ متحدہ عرب جمہوریہ سے اسی طرح کی خیرسگالی اور افہام و تفہیم پیدا ہوئی ہے جو اس سال کے اوائل میں صدر ناصر کے دورہ پاکستان سے پیدا ہوئی تھی۔

ایک سوال کے جواب میں صدر ایوب خان نے کہا پاکستان الجزائر کے عوام کے لئے حق خود ارادیت چاہتا ہے۔ وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ الجزائر کی جنگ ختم ہو جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے پاکستان ہر قسم کی امداد دینے کو تیار ہے۔

صدر محمد ایوب خاں متحدہ عرب جمہوریہ کے شمالی علاقے کے دورے پر کل قاہرہ سے دمشق پہنچے۔ کل انہوں نے جمعہ کی نماز دمشق کی مشہور مسجد امیہ میں ادا کی۔ نیشنل یونین کی انتظامیہ کمیٹی نے کل صدر پاکستان کے اعزاز میں دعوت دی۔ انتظامی کونسل کے چیئرمین کی طرف سے آج رات صدر پاکستان کو ڈنر دیا گیا۔

ہمیں صحابہؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انکی طرح ہی دین کے لئے قربانیاں کرنی چاہئیں

سیرۃ صحابہؓ کے جلسہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صدارتی تقریر

ربوہ ۱۲ نومبر۔ کل شام یہاں سیرت صحابہؓ کے جلسہ میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اس امر پر زور دیا کہ ہمیں صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے اور قربانی و ایثار اور محبت و اخلاص کا وہی جذبہ اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے جو صحابہؓ کا طرۂ امتیاز تھا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی کی محنت اور قربانی کو ضائع نہیں کرتا۔ اگر ہم اپنے عمل سے صحابہ کے نمونہ کو زندہ کر دکھائیں۔ تو پھر ہمیں بھی وہی درجات مل سکتے ہیں۔ جو اپنے وقت میں صحابہؓ کو حاصل ہوئے۔

سیرۃ صحابہؓ کا یہ جلسہ کل نماز مغرب کے بعد مسجد گول بازار میں محلہ دار الصدر جنوبی کی لوکل انجمن کے زیر اہتمام منعقد ہوا تھا۔ اس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہؓ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سیرت پر علی الترتیب مکرم حسن محمد خاں صاحب عارف اور مکرم مسعود احمد صاحب ایم اے نے تقاریر کیں۔ اور اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ کے اوصاف پر علی الترتیب مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب اور مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے روشنی

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

عالمی بنک کا وفد جنوری میں پاکستان آئیگا

کراچی ۱۲ نومبر۔ دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے وہ ترقیاتی منصوبے جن کا تعلق وادی سندھ میں آبپاشی کے متبادل نظام کی تعمیرات سے ہے، ان کا جائزہ لینے کے لئے عالمی بنک کا ایک وفد جنوری میں پاکستان آئے گا۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل کراچی میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ عالمی بنک کی جماعت ان سکیموں کا جائزہ مارچ میں مکمل کرے گی۔ بنک کے ان ماہروں کی رپورٹ عالمی بنک اور امداد دینے والے ملکوں کے نمائندوں کے مشترکہ اجلاس میں زیر غور آئے گی، جو اپریل یا مئی میں منعقد ہوگا۔ وزیر خزانہ نے کہا یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ آبپاشی کی متبادل تعمیرات کے منصوبوں کا پاکستان کے دوسرے پنج سالہ منصوبوں پر جو اثر پڑے گا اس کی اہمیت کا صحیح اندازہ لگایا جائے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ نئے بندوں اور لنک نہروں کی کھدائی وغیرہ کے لئے قرضے عالمی بنک دیگا لیکن اس کام کی تکمیل کے لئے حمل و نقل کی دوسری سہولتیں فراہم کرنے کا انتظام بھی کرنا ہوگا۔

جنرل سر ڈوڈلے پاکستان آئیں گے

لنڈن ۱۲ نومبر۔ مشرق بعید کے لئے برطانوی کمانڈر انچیف جنرل سر ڈوڈلے وارڈ ۱۴ نومبر کو پاکستان آ رہے ہیں۔ وہ ۱۸ نومبر تک پاکستان کے مختلف علاقوں کا دورہ کریں گے اور پاکستانی فوج کے اعلیٰ افسروں سے ملاقات کریں گے۔ جنرل ڈوڈلے پاکستان کے فوجی اداروں میں لیکچر بھی دیں گے۔

مصری سفارتخانے کا محاصرہ

لیوپولڈول ۱۲ نومبر۔ کانگو کے فوجیوں نے آج یہاں متحدہ عرب جمہوریہ کے سفارت خانے کا محاصرہ کر لیا۔ یہ فوجی لوممبا کے حامیوں کو گرفتار کرنا چاہتے تھے جنہوں نے سفارتخانہ میں پناہ لے رکھی تھی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ ——— مورخہ ۱۳ نومبر ۶۰ء

یورپ کی مادی تحریکیں اور مسلمان

یورپ میں جب سے نیچری نظریات عیسائیت پر غالب آئے ہیں اور رجحانات مادہ پرستی کی طرف ہوئے ہیں کئی ایک تحریکیں رونما ہوئی ہیں۔ چنانچہ زمانہ حال میں دو تحریکیں خاص طور پر یورپ بلکہ کہنا چاہیئے کہ تمام دنیا پر اثر انداز ہیں۔ ایک تحریک جرمنی اور بعد میں اٹلی میں شروع ہوئی جس کو فاشزم کہتے ہیں یہ تحریک کئی لحاظ سے نہ صرف مغرب میں بلکہ مشرق میں بھی اثر انداز ہوئی ہے۔ اور گذشتہ جو دو عالمی جنگیں ہوئی ہیں اسی تحریک کا بالواسطہ نتیجہ ہیں۔ اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ اپنی قوم میں جذبہ استیلا پیدا کر کے تمام دنیا کو اپنے زیر اقتدار لایا جائے۔ اس تحریک کو جرمن فلاسفر نٹشے کی فلاسفی سے براہ راست تعلق ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کمزور انسانوں کا دنیا میں کوئی مقام نہیں ہے۔ تمام خیر قوت میں ہے صرف قوی لوگوں کو ہی جینے کا حق ہے۔ دراصل یہ شاخسانہ ہے۔ ڈارون کے اس نظریہ کا کہ صرف قوی افراد و اقوام سے باقی رہتے ہیں۔ اردو محاوروں میں یوں کہنا چاہیئے کہ بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو کھا جاتی ہیں۔ صرف وہی چیز باقی رہتی ہے جو کمزور کو مٹا کر خود باقی رہنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر زندگی کو مادی حالتوں تک ہی محدود سمجھ لیا جائے تو یہ نظریہ بڑی حد تک صحیح نظر آتا ہے لیکن انسانی زندگی پر اس کا اطلاق بوجوہات غلط ہے کیونکہ جیسا کہ کہا گیا ہے انسان صرف روٹی سے زندہ نہیں رہتا۔ فاشزم اس لحاظ سے صرف ایک مادی تحریک ہے جس میں انسان کو محض ایک مادی مشین فرض کر لیا گیا ہے۔ اور جو صرف مادی طاقت سے ہی زندہ رہنے کی حقدار ہے ظاہر ہے کہ یہ تحریک عملی سائنس کا ہی ایک نتیجہ ہے جس میں ہمارا دور بہت ترقی کر چکا ہے۔

دوسری تحریک جو یورپ کی مادہ پرستی نے پیدا کی ہے وہ اشتراکیت ہے۔ فاشزم میں اگرچہ اللہ تعالیٰ سے صریح انکار نہیں کیا گیا۔ تاہم اس کا بھی ماخذ مادہ پرستی ہی ہے اس کے برخلاف اشتراکیت کا انحصار جہاں ایک طرف خالص مادہ پرستی پر ہے تو دوسری طرف اس میں اللہ تعالیٰ سے خاص طور پر انکار کیا گیا ہے اور خدا کے انکار کو اشتراکیت کے فروغ کے لئے ایک اہم ترین جز سمجھا گیا ہے۔ اس تحریک کا لب لباب یہ ہے کہ انسان انفرادی لحاظ سے کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ ساری قوت اجتماعی یونٹ میں مرتکز ہونی چاہیئے تاکہ تمام افراد کو یکساں طور پر ضروریات زندگی حاصل ہو سکیں۔ افراد اپنی ذات میں کوئی طاقت رکھنے کا حقدار نہیں ہے جو کچھ ہے سوشل سوسائٹی ہے اور فرد اس کا ایک ایسا پرزہ ہے جو اس سے الگ ہو کر ناکارہ چیز ہے کوئی فرد اپنے حق سے کسی چیز کا مالک نہیں ہو سکتا۔ حقیقی مالک سوشل سوسائٹی ہے اس لئے آقا اور مالک کا اشتراکیت میں کوئی مقام نہیں سرمایہ داری خواہ انفرادی ہو یا گروہی قابل نفرت ہے۔ حکومت مزدوروں کی ہونی چاہیئے کیونکہ دراصل مزدور ہی اپنی قوت سے سرمایہ پیدا کرتے ہیں۔

یہ دو تو تحریکیں جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ مادی نظریات کی پیداوار ہیں۔ ہم یہاں ان تفصیلی مخصوص حالات میں یہاں نہیں جانا چاہتے جنہوں نے یورپ میں ان دونوں تحریکوں کو جنم دیا ہے۔ تاہم اتنا سمجھ لینا ضروری ہے کہ یہ دونوں تحریکیں یورپ کی بعض قوموں کے استیلاء کا ردعمل ہے جنہوں نے تجارت، صنعت اور نوآبادیات کے ذریعہ بے اندازہ دولت جمع کر لی ہے اور دنیا کی پیداوار پر بلا شرکت غیرے ایک عرصہ سے قابض چلی آتی ہیں۔ یہ قاعدہ ہے کہ جب ایک طرف مبالغہ ہوتا ہے تو مقابل میں بھی مبالغہ کیا جاتا ہے۔ چونکہ ان تحریکوں کی رہنما صرف عقلیت ہی تھی اس لئے دونوں نے مبالغہ آمیز طریق کار اختیار کیا اور جبر اور کلیت کے نظریات کو اپنا کر مادی دنیا کو اپنی لپیٹ میں لینے کی کوشش کی۔

بہر حال یہ دونوں تحریکیں اس لحاظ سے یکساں ہیں کہ ان کی دعوت انسان کی مادی زندگی کی طرف ہے اس لئے ان کا ہر دلعزیز ہو جانا لازمی تھا کیونکہ زندگی کے اعلیٰ اصول جو مادیات کی سرحد سے پرے ہیں ان کی طرف دعوت دینا کسی انسانی تحریک کا کام نہیں بلکہ مذہب کا کام ہے۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے ان دونوں تحریکوں کا اثر آج ساری دنیا میں دیکھا جا سکتا ہے۔ برصغیر ہند میں یہ تحریکیں مسلمانوں پر بھی اسی طرح اثر انداز ہوئیں جس طرح باقی اقوام پر۔ اگر یہ تحریکیں اپنی اصل صورت پر قائم رہ کر صرف مادی حدود تک اکتفا کرتیں تو کوئی زیادہ تردد کی بات نہ تھی لیکن مشکل یہ ہے کہ یہ اسلام کے اندر بھی داخل ہونا چاہتی ہیں۔ چنانچہ ہم ان کا اثر دینی لٹریچر اور شاعری میں دیکھ سکتے ہیں یہاں تک بھی کوئی بات نہیں تھی لیکن یہ امر واقعی مسلمانوں کے لئے قابلِ توجہ ہے کہ اسلام کے نام پر بعض تحریکیں خاص طور پر پاکستان میں آج بھی برسرکار ہیں جو براہِ راست یورپ کی ان دونوں مادی تحریکوں سے متاثر ہو کر اٹھائی گئی ہیں۔

یہاں ہم صرف دو تحریکوں کا ذکر کرتے ہیں جو اپنی اپنی جگہ فاشزم اور اشتراکیت سے متاثر ہیں جو ان دونوں تحریکوں کے مشترکہ طریق کار جبر اور کلیت کی حامی ہیں۔ یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مسلمانوں کی جن دو تحریکوں کا ہم یہاں ذکر کرنا چاہتے ہیں چونکہ ان تحریکوں کے بانی یورپ کے موجودہ مادی علوم سے پوری پوری طرح واقف نہیں ہیں اس لئے ان اسلامی تحریکوں میں کہیں کہیں سوراخ نظر آتے ہیں۔ اور کہیں کہیں دونوں تحریکوں کو مدغم کر دیا گیا ہے۔ تاہم جہاں تک طریق کار کا تعلق ہے دونوں اسلامی کہلانے والی تحریکیں یورپی تحریکوں کی نقل مطابق اصل نظر آتی ہیں۔ ان دونوں اسلامی تحریکوں کو ہم یہاں انہی ناموں سے بیان کریں گے۔ جو ان کے بانیوں نے ان کو دیئے ہیں تاکہ شناخت اور تعین میں آسانی ہو۔ ایک تحریک جو فاشزم کے خصوصیات اپنانا چاہتی ہے مودودی صاحب کی سابقہ "اسلامی جماعت" ہے۔ دوسری تحریک جو اشتراکیت کی نقالی میں بروئے کار لائی گئی ہے پرویز صاحب کا "نظام ربوبیت" ہے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے یہ ضروری نہیں کہ یہ دونوں تحریکیں اصل کی ہر تفصیل میں نقل ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ چونکہ یورپی تحریکوں کو ان اسلامی تحریکوں کے بانیوں نے پوری طرح مطالعہ نہیں کیا اور ان کے مفصل حالات کی گہرائیوں کی پیمائش نہیں کی۔ اس لئے بہت ممکن ہے کہ کہیں کہیں وہ ہم بغل ہو گئی ہوں۔ چنانچہ مودودی صاحب کی سابقہ جماعت اسلامی میں بہت سے پہلو اشتراکیت سے ٹکرا جاتے ہیں۔ پھر چونکہ ان تحریکوں کو اسلامی لباس میں ملبوس کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس لئے بہت ممکن ہے کہ یہ بعض باتوں میں اپنی اصل سے بظاہر مختلف نظر آتی ہوں۔

اس حقیقت کو صوفی نذیر احمد صاحب نے اپنے ایک مضمون میں جو الاعتصام میں شائع ہوا ہے مثالی رنگ میں بیان کیا ہے۔ ذیل میں ہم معذرت کے ساتھ ایک طویل اقتباس اسی مضمون سے درج کرتے ہیں:۔

"اب فرض کیجئے کہ (فرض کی ضرورت نہیں یہ امر واقع ہے) پرویز صاحب موجودہ دور کے معاشی تشریح تاریخ کے فیشن سے متاثر ہو کر کتاب دین کی ایک جامع و مانع معاشی تشریح کر دیں اور خدا کے رب العالمین ہونے کا اس کا سر عنوان بنا کر یہ دعویٰ کر دیں کہ مارکس کی "داس کیپٹل" بالکل ایک ناقص و ناتمام اور استدلالاً بے بنیاد چیز ہے۔ اصل داس کیپٹل تو صرف ہماری ہے۔ اپنی اس تشریح میں وہ ایسا جامع و مانع طریق اختیار کریں کہ رب کے علاوہ جس قدر اور صفاتِ الٰہی اور اوامر و نواہی کی شکل میں انکے جس قدر تقاضے ہیں انہیں بھی اسی ایک صفت ربوبیت میں داخل کر دیں یہاں تک کہ کسی ایک حکم کے معنے ان کے اس نظام ربوبیت سے علیحدہ محسوس نہ ہوں۔ نماز ہو یا روزہ۔ حج ہو یا زکوٰۃ۔ سچ بولنا ہو یا انصاف کرنا۔ خدا کو یاد کرنا ہو یا رسولؐ پر درود بھیجنا سب کچھ معاشی سوال کو حل کرنے کے لئے ہے ——

اب پھر فرض کیجئے کہ اتنے ہی ایک دوسرے ذہین آدمی ——— مثلاً جناب سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب ——— اگر اس حقیقت کو بلکہ ماحول کے اس تقاضے کو مسلسل محسوس کرتے جائیں کہ موجودہ دور میں تو ریاست ایک ہمہ گیر جبار قوت بنتی جا رہی ہے۔ اور وہ فرد و معاشرے کی زندگی کے کسی ایک کونے کو بھی اپنے حیطۂ اختیار سے باہر دیکھنے کی روادار محسوس نہیں ہوتی جب اور جس وقت چاہے فرد و معاشرے کی زندگی کے کسی بھی عملی کونے کو اپنی گرفت میں لے لے۔ اس منظر کو ہمارے یہ دوسرے بھائی مسلسل محسوس کرتے ہوئے آخر اس نتیجہ پر پہنچیں کہ معاشرہ مجبور ہے۔ کہ وہ اس عالمگیر اور جبار قوت سے مطابقت پیدا کرے۔ اس کے بعد نہایت درجہ نیک نیتی سے وہ قرآن کو اسی تعمق سے ملاحظہ کرنے پر لگ جائیں کہ جس تعمق سے اپنے تاثر (بت آفاقی کہنا زیادہ صحیح ہوگا) کو بغل میں دبائے ہوئے پرویز صاحب مطالعہ قرآن میں لگ گئے تھے۔ اب وہ کریں یہ کہ پہلا اعلان تو یہ کر دیں کہ ریاست کا لفظ دین کے لفظ کے اور دین کا لفظ ریاست کے لفظ کے مترادف ہے اسکے ساتھ "ان الحکم الا للّٰہ" "وھو احکم الحاکمین" "ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولٰئک ھم الکافرون" "فاسقون" "ظالمون" کو جمع کرتے ہوئے اپنے "نظام فکر" کے مرکز کو پختہ کریں۔ اور بعد میں ایسا شخص اپنے اسی پختہ شدہ نقطہ نگاہ سے ساری کتابِ دین کو دیکھنا شروع کرتا ہے۔ اور آخر کار سارے قرآن کے تمام ان متنوع احکام کو جو تمام صفاتِ خداوندی کے رنگا رنگ تقاضوں کو پورا کرتے تھے۔ جنہیں انسان کی بے شمار استعدادوں سے ساتھ ایک حسابی انداز کی مطابقت و موافقت تھی۔

(باقی [illegible] پر)

تاریخ فلسفہ کے لحاظ سے مسیح اوّل اور مسیح ثانی کے زمانوں میں گہری مشابہت

از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ وہ مسائل جن کے حل کرنے میں موجودہ فلسفہ مصروف ہے بعینہٖ وہی ہیں اور اسی ترتیب سے پیش آئے ہیں۔ جو کہ یونانی فلسفہ دانوں کو درپیش ہوئے۔ فرق صرف یہ ہے کہ موجودہ فلسفہ سائنس اور دیگر علوم کی افزائش کی وجہ سے زیادہ پھیلاؤ رکھتا ہے۔ یہ مسائل مرکزی لحاظ سے زندگی کی غرض وغایت اور انسانی بہبود سے تعلق رکھتے ہیں۔ مذہب بھی ان مسائل کا حل پیش کرتا ہے مگر فلسفی ان کے حل کے لئے انسانی عقل اور منطقی استدلالوں پر منحصر کرنا چاہتے ہیں۔ جس کو وہ آزادیٔ ضمیر سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور جس میں وہ روحانیات کا دخل پسند نہیں کرتے۔ اس کے برخلاف مذہب انسانی زندگی اور انسانی بہبود کے مسائل کو الٰہی منشاء کی روشنی میں دیکھتا ہے۔

یونان میں آزادیٔ ضمیر کا آغاز سوفسطائی فلسفہ سے ہوا جس کی بنیاد فیثاغورث کے اس مشہور مقولہ پر رکھی گئی کہ "ہر چیز کا معیار انسان ہے۔"

یونانی تاریخ بتاتی ہے کہ جس مذہب سے برگشتہ ہونے کی صورت میں فلسفہ قدیم نے جنم لیا۔ وہ Orphism یعنی عارفی عقائد کہلاتے ہیں۔ ان عقائد کی رو سے عارفین نبی کو دکھ اٹھانے کی وجہ سے خدا کا درجہ دے دیا گیا تھا۔ چنانچہ عارفی کتبوں پر لکھا ملتا ہے کہ "عارفین! تیری خدائی ہو۔ تو نے دکھ اٹھائے اور انسان سے خدا بن گیا"۔ ان کا یہ بھی عقیدہ تھا۔ کہ عارفین کا نوحہ کرنے سے کفارہ ہو جاتا ہے نوحہ گری کی مجالس قائم کرنے کے لئے شراب اور بھنا ہوا گوشت استعمال کرنا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ تاکہ کیف کی حالت پیدا ہو سکے اور مردوں اور عورتوں کا اکٹھا ناچ بھی اس رسم کا ایک ضروری حصہ تھا۔

جان برنٹ اپنی کتاب Early Greek philosophy میں لکھتا ہے کہ جب اس نئے مذہب نے عارفی چرچ اور جماعتیں قائم کر لیں۔ تو اس کے عروج کا زمانہ شروع ہوا۔ یونان میں مذہبی حکومت قائم ہو گئی۔ اس حکومت نے یونان کے پرانے تمدن اور علمی مشاغل کو ختم کر دیا۔ بلکہ جو لوگ ہمسایہ قوموں کے ترقی یافتہ طریقوں کو اپنانا چاہتے تھے۔ ان کے خلاف بھی تشدد اور استبداد سے کام لیا جاتا۔ اس ضمیر کشی اور دباؤ کے نتیجہ میں یونانی مفکروں نے عارفی مذہب سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ارادہ کر لیا۔

یونانی فلسفے کا یہ پس منظر موجودہ فلسفہ کی قدیم فلسفہ سے مماثلت کو اور زیادہ گہرا کر دیتا ہے۔ کیونکہ عارفی مذہب عقائد کے لحاظ سے انہیں بنیادوں پر قائم کیا گیا تھا۔ جن پر موجودہ عیسائیت قائم ہے۔ یعنی نبی کو خدا کا درجہ دیا گیا۔ اور احکام شریعت سے بچنے کے لئے کفارے کا مسئلہ بنا لیا گیا۔ یونان میں عارفی مذہب کے مقبول ہونے سے قبل بت پرستی اور غاصب بادشاہوں کی عبادت رائج تھی۔ روم میں بھی تثلیث کو کامیابی اسی وجہ سے حاصل ہوئی کہ رومی پہلے فاتح جرنیلوں کو خدا ماننے پر مجبور کئے جاتے تھے۔ جس کے مقابلہ میں اب ایسا خدا پیش کیا گیا۔ جو کہ فاتح اور غاصب نہیں بلکہ مغلوب اور مظلوم ظاہر کیا گیا تھا۔ اور کفارہ کی صورت میں آخرت کے عذاب سے نجات کی امید بھی دلائی گئی تھی۔ گو ان مذاہب نے بہت جلد مقبولیت حاصل کر لی مگر عقلی اور علمی ترقی جس کے لئے جذبات پر قابو ہونا ضروری ہے رک گئی۔ بلکہ مذہبی جنون نے علمی اداروں کے خلاف تشدد بھی اختیار کر لیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ فلسفہ کی یہ دونوں تحریکیں مذہب دشمنی کی صورت میں اٹھیں۔ مگر ان دونوں تحریکوں کے راستہ میں جو سب سے بڑی دقت تھی وہ مذہبی جوش تھا۔ جس کو ختم کرنے کے لئے صرف یہ ثابت کر دینا کافی ثابت نہ ہوا۔ کہ ایسے عقائد خلاف عقل اور خلاف واقعہ ہیں۔ کیونکہ مذہب خواہ کتنا ہی فرسودہ یا خلاف عقل ہو اصل میں ہستی باری تعالیٰ کا عام تصور اس کی بنیاد ہوتا ہے۔ جو کہ روزمرہ کے مشاہدہ اور تجربہ کی وجہ سے پیدا ہو جانا ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ولئن سألتهم من خلق السمٰوٰت والارض ليقولن الله قل الحمد لله بل اكثرهم لا يعلمون (لقمان ع ۳)

یعنی اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے۔ تو یقیناً کہیں گے خدا نے۔ کہو پھر تعریف کے لائق تو خدا ہے۔ مگر اکثر ان میں سے نہیں سمجھتے۔

اس تصور پر پردہ ڈالنے کے لئے یونانی مفکروں نے پہلے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یہ جہان کسی کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ خود بخود پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ پہلا فلاسفر تھیلس تھا جس نے کہا کہ "سب چیزیں پانی سے بنی ہیں"۔ اس کے بعد ایسا نظریہ قائم ہوا کہ ذرات کے ردعمل سے زمین اور اجسام مادی پیدا ہوئے ہیں جانوروں اور پودوں کے لئے اینکسی منڈر نے یہ نظریہ پیش کیا کہ سورج کی تپش سے جب پانی خشک ہونے لگتا ہے تو باریک جرثومے پیدا ہو جاتے ہیں جن کے ارتقاء سے مختلف قسم کے پودے اور جانور بنتے چلے گئے مگر اس کے نزدیک انسان کا ارتقاء بندر سے نہیں بلکہ جل پری mermaid سے ہوا ہے اس کی دلیل یہ تھی کہ انسان کی اولاد پیدا ہونے پر بہت بے بس ہوتی ہے اور خاص غور و پرداخت کے بغیر پل سکتی ہے جبکہ بندر کے بچے پیدا ہوتے ہی اپنے آپ کو سنبھال لیتے ہیں۔ اس لئے انسان مچھلی کی اولاد ہے نہ کہ بندر کی۔ اس لحاظ سے ڈارون پر اینکسی منڈر کو جزوی فوقیت دی جاتی ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زندہ کتاب وہی ہے کہ جو اپنے تازہ نشانوں سے امید کو بڑھاتی ہے
اور
خدا کے ملنے کے آثار ظاہر کرتی ہے

"جب انسان خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ اور ایک عمر گزارنے کے بعد بھی اس کی طرف سے کوئی آواز نہیں آتی۔ اور زندہ خدا کے کوئی آثار اس پر ظاہر نہیں ہوتے۔ تب اس کی تمام امیدیں پاش پاش ہو جاتی ہیں اور بجائے اس کے کہ وہ ترقی کرے۔ تنزل کی طرف جھکتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک دن دہریوں کے رنگ میں ہو جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ مبارک وہی کتاب ہے۔ کہ جو اپنے تازہ نشانوں سے امید کو دن بدن بڑھاتی ہے۔ اور خدا کے ملنے کے آثار ظاہر کرتی ہے۔ انسان کی تمام کوششیں امید پر مبنی ہیں۔ جس زمین کی نسبت یہ امید ہی نہیں کہ اس سے پانی نکلے گا۔ اس کے کھودنے کے لئے انسان اپنا وقت ضائع نہیں کر سکتا۔ اگر تھوڑی کوشش کا نتیجہ انسان دیکھ لے۔ تو بہت بھی کر سکتا ہے۔ لیکن اگر کچھ بھی نتیجہ ظاہر نہ ہو۔ تو رفتہ رفتہ ایمانی مدد منقطع ہو جاتی ہے۔ اور آخر خدا کو چھوڑ کر دنیا کی طرف جھک جاتا ہے"۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۹۵)

اس مسئلہ نے جس طرح عارفی مذہب کے زور کو کم کیا۔ اسی طرح چرچ کی حکومت کو بھی کمزور کر دیا تھا۔ جس کے بعد فلسفے کا راستہ صاف ہو گیا اور فلاسفر اپنی من مانی کرنے لگے۔

فلسفہ نے پہلے انسانی زندگی اور بہبود کو خواہشات کی تکمیل سے تعبیر کیا۔ چنانچہ سفسطائیت کے مقولہ کی کہ "ہر چیز کا معیار انسان ہے"۔ جارجیاس اور تھراسی میکس نے یہ تشریح کی کہ "انصاف طاقت ور کی مرضی کا نام ہے"۔ اسی طرح موجودہ فلسفہ ہوبس اور مالتھس نے بقائے اصلح کی بنا ڈالی پیش کیا جس کا مطلب یہی ہے کہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔ اس کے بعد یونانی فلسفہ نفسی اجتماع اور یورپی فلسفہ نفسی اجتماعی احتراز یعنی نیشنلزم پر قائم ہوا۔ عارفی مذہب کے چنگل سے چھوٹنے کے بعد یونانی تمدن قائم ہوا۔ اور آرٹ اور علم کے لحاظ سے غیر معمولی ترقی کی اور دولت و آسائش کی فراوانی ہو گئی۔ مگر نفسانی فلسفہ کو اپنانے کی وجہ سے آپس کی رقابتیں بھی تباہ کاری کے لحاظ سے ترقی کر گئیں۔ حتیٰ کہ سقراط۔ بقراط۔ اور ارسطو نے انسانی بہبود کے لئے ایک خدا پر ایمان لانے۔ روح کو لافانی ماننے اور اخروی زندگی کے اعتقاد کو ضروری قرار دیا۔ مگر ان کے منطقی دلائل ان نظریات کو ایسی حقیقت کا جامہ نہ پہنا سکے جو ایمان کی حد تک پہنچا دیتا ہے۔ اس کے نتیجے میں جو ردعمل ہوا اس نے فلسفہ میں قنوطیت کا پہلو اجاگر کر دیا۔ روم پر بھی یونانی فلسفے اور تمدن کا اثر تھا۔ مگر اس نے غور و فکر اور انہماک کی بجائے فوجی طاقت کو منظم اور مضبوط کرنے کی طرف زیادہ توجہ دی۔ اس لئے ایک بڑی حکومت قائم کر لی اور اس طرح یونانی تمدن کا مرکز بن گیا۔

اس اثنا میں یہودیت نے بھی یونانی تمدن کا اثر قبول کرنا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ فلسطین کے بادشاہ نے یونانی علوم، طور طریقے اور فیشن کو جبری طور پر رائج کرنے کے لئے بڑے بڑے مظالم ڈھائے۔ ختنہ کا حکم بند کر دیا۔ شراب نوشی اور سؤر کے گوشت کی دکانیں کھلوا دیں۔ مگر جلد ہی رومی حکومت کا باجگزار بننا پڑا اور دینی آزادی کھو بیٹھا۔

رومی حکومت کے انحطاط کی وجہ بھی نفسی احتراز اور مادی خواہشات کا نظریہ تھا۔ حسد اور منافقت نے فوجی طاقت کو کئی حصوں میں تقسیم کر دیا اور ایسی بدامنی اور مایوسی پھیلنی شروع ہوئی۔

کہ انسانی عقل و خرد پر جو اعتماد قائم ہوا تھا وہ بکلی برباد ہو گیا۔

اس مایوسی اور گھبراہٹ کے زمانہ میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے اور گرتی ہوئی یہودیت میں زندگی کی روح پھونکی اور ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی لائے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند ایک عظیم الشان نبیؐ آنے والا ہے۔ جو دائمی اور کامل شریعت لے کر آئے گا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے اور اسلام جس شان سے اور جس بلندی پر قائم ہوا۔ اس کی پہلے کوئی مثال نہیں ملتی۔ مگر ساتھ ہی اسی معیار پر دجالی فتنہ نے بھی زور دکھایا۔ موجودہ تمدن اور فلسفہ یونانی تمدن اور فلسفے کے نقش قدم پر اٹھا۔ مگر چونکہ طاقت اور اثر و نفوذ کے لحاظ سے یہ تمدن بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔ اس کی تباہ کاریاں بھی عالمگیر ثابت ہوئیں۔ کانٹ نے موجودہ نظریات کی تباہ خیزیوں سے بچنے کے لئے ارسطو والا طریق بتایا کہ تین مسئلے تسلیم کرنے ضروری ہیں (۱) ہستی باری تعالیٰ (۲) آزادیٔ ضمیر (۳) ابدیت روح۔ مگر ارسطو کی طرح اس کا ردعمل بھی فلسفے میں انتشار اور قنوطیت کی صورت سے ظاہر ہوا۔

موجودہ فلسفے نے بھی پہلے مسئلہ ارتقاء گھڑ کر چرچ کی حکومت کو متزلزل کیا تھا اور یونان کی طرح سائنسی اور فنی ترقی اور فوجی طاقت کے بل بوتے پر مادی تمدن کو غیر معمولی عروج دیا۔ مگر نتیجۃً جس بدامنی اور مایوسی کو بنی نوع انسان پر مستولی کر دیا ہے وہ کبھی پہلے سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔ جب تاریخ نے پھر اپنے آپ کو دہرایا ہے اور وہی مقام پیدا کر دیا ہے جو مسیح اولؑ کی آمد کا باعث ہوا تھا تو مسیح ثانی علیہ السلام کی بعثت کی ضرورت سے کس طرح انکار ہو سکتا ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام قدیم فلسفہ کے مقابلہ میں موسوی شریعت کے پاسبان بن کر آئے تھے۔ اسی طرح جدید فلسفہ کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام محمدیؐ شریعت کی حفاظت اور اشاعت کے لئے مبعوث ہوئے ہیں اور اسی نسبت سے آپ تمام دنیا کے لئے مایوسی انتشار اور بدامنی کی جگہ امید۔ صلح اور امن کا پیغام لائے ہیں۔ فالحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی المرسلین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

چندہ تحریک جدید وعدوں کے سلسلے میں مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی قابل قدر مساعی

مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی اپنے گرامی نامہ مرسلہ یکم نومبر ۱۹۶۰ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"آج الفضل مؤرخہ یکم نومبر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اعلان درباره وعدہ جات تحریک جدید سال $\frac{27}{17}$ پڑھا اور آج شام ہی مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی مجلس عاملہ کا اجلاس بلایا گیا۔ جس میں حصول وعدہ جات کے متعلق غور و فکر کے بعد حلقہ وار وفود کی تشکیل کی گئی۔ جنہیں ہدایت کی گئی کہ ابھی سے وعدہ جات حاصل کرنا شروع کر دیئے جائیں۔ لہٰذا وفود نے میٹنگ کے بعد ۷½ بجے رات سے کام شروع کر دیا ہے۔ اس غرض کے لئے پہلے سے تمام افراد جماعت کی فہرستیں معہ وعدہ جات سال گذشتہ تیار کی گئی تھیں افراد کی طرف سے وعدہ جات پیش کرنے کے لئے فارم سائیکلو سٹائل کرائے گئے تھے ان پر بھی نام اور سابقہ وعدہ معہ وصولی درج کر کے وفود کو دیئے گئے ہیں۔

اس عملی پروگرام کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے بطور قسط اول مبلغ ۷۵۰۰/- روپے کے وعدہ جات کی بذریعہ تار اطلاع مل چکی ہے اور دوسری اقساط کی انتظار ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جماعتوں کو حضور کے روح پرور پیغام کی تعمیل کرنے کی کما حقہ توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۶۰ء کے موقع پر

روزنامہ الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

مضمون نگار اصحاب جلد سے جلد اپنے قیمتی مضامین ارسال فرمائیں

حسب معمول امسال بھی جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کے بابرکت موقع پر روزنامہ الفضل کا ایک ضخیم اور باتصویر سالانہ نمبر قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے گا جو انشاء اللہ نہایت اہم اور قیمتی مضامین پر مشتمل ہوگا۔

اس شاندار سالانہ نمبر کی تیاری شروع کر دی گئی ہے۔ چونکہ یہ نمبر جلسہ سے کئی دن پہلے تیار ہو جائے گا۔ اس لئے جماعت کے اہل قلم بزرگوں اور اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ۳۰/۱۱ تک اپنے قیمتی اور بلند پایہ مضامین ارسال فرمائیں۔ اسی طرح مشتہرین اور ایجنٹ اصحاب فوراً آرڈر بک کروالیں۔ (ادارہ)

نوٹ:- تاریخ مقررہ کے بعد میں موصول ہونے والے مضامین ضروری نہیں کہ سالانہ نمبر میں شائع ہو سکیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک لیکچر

ربوہ مؤرخہ ۱۰ نومبر ۱۹۶۰ء بروز جمعرات بوقت ۱۱ بجے بعد دوپہر محمد ہادی صاحب مونس صدر یونین کے زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے قائمقام وکیل المال ثانی نے حج کے موضوع پر طلبہ سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اس لیکچر میں اپنے تازہ حالات سفر کے علاوہ حج کے متعلق کئی معلوماتی امور پر روشنی ڈالی۔ تقریر کے بعد سوالات و جوابات کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔ یہ اجلاس ۳ بجے کے قریب اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری یونین)

میرے ابا جان مرحوم

(از مکرم عبدالہادی صاحب ناصر مولوی فاضل لاہور چھاؤنی)

چھ نومبر ۱۹۵۹ء کی رات کو میرے پیارے اباجان محترم احمد دین صاحب جمیل ہمارے لئے اپنی پچاس سالہ محبتوں اور شفقتوں کی ایک نہ بھولنے والی یاد چھوڑ کر راہی ملک عدم ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نعش لاہور سے ربوہ لائی گئی اور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

مرحوم اپنے پہلو میں اسلام اور احمدیت کے لئے خاص محبت کرنے والا دل اور اس کی خاطر مصائب برداشت کرنے کے لئے ایک قوی جگر رکھتے تھے۔ احمدیت کی خاطر اپنی کوئی چیز بھی قربان کرنے سے دریغ نہ کرتے تھے۔ جب آپ نے حضور کا خطبہ ۱۹۲۵ء میں وقف اولاد کے بارے میں سنا تو آپ نے اپنے بچوں کو وقف کر دینے کا ارادہ کر لیا۔ چنانچہ جب آپ ۱۹۲۶ء میں قادیان آئے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ تو آپ نے اپنے پانچوں بچوں کو حضور کے سامنے وقف کر دیا۔

قربانی کا جذبہ

خاکسار نے جب میٹرک کا امتحان پاس کیا اس وقت اباجان ملٹری سے ریٹائر ہو چکے تھے۔ بعض رشتہ داروں نے یہ مشورہ دیا کہ لڑکے کو کسی دفتر میں ملازم کروا دیں۔ آپ کے حالات خوشگوار ہو جائیں گے۔ اباجان نے جواب دیا کہ میں نے لڑکے کی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ اس لئے اس پر میرا کوئی حق نہیں۔ مجھے فوراً ربوہ بھجوایا۔ حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ حضور نے مجھے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کی ہدایت فرمائی۔ جب میرے چھوٹے بھائی عزیزم مبارک احمد نے میٹرک پاس کیا۔ تو آپ نے اسے بھی بلا کر کہا کہ تم واقف زندگی ہو اس لئے دفتر وکیل الدیوان میں جا کر اپنے آپ کو پیش کر دو اور جو خدمت تمہارے سپرد ہو اسے خوش اسلوبی سے سرانجام دو۔ بورڈ نے اسے بھی جامعہ احمدیہ میں داخل کرنے کی سفارش کی۔

جب ہمارے بعض رشتہ داروں کو جو مالی لحاظ سے اچھے تھے علم ہوا تو انہوں نے اباجان سے کہا کہ آپ نے خلاف عقل کام کیا ہے۔ آپ نے دوسرے بچے کو بھی وہاں بھیج دیا ہے آپ کو چاہیئے تھا کہ دنیاوی تعلیم دلوا کر اسے کوئی اعلیٰ ملازمت دلواتے۔ اباجان نے فرمایا کہ انسان میں جتنی معرفت ہوتی ہے۔ اس کے مطابق ہی وہ سوچتا ہے۔ میں ان کو ہرگز واپس نہیں بلاؤں گا۔ اور جو چیز میں نے خدا کے سپرد کر دی۔ اسے واپس نہیں لے سکتا۔ مجھے یقین ہے کہ حالات کیسے بھی دشوار کن اور ہوں۔ خدا تعالیٰ خود ان کی حفاظت کرے گا۔ آپ فرماتے میری حالت اس کسان کی سی ہے کہ جب وہ غلہ بوتا ہے۔ تو اس وقت غلہ کی قلت کی وجہ سے اپنے بیوی بچوں کو فاقوں سے نیم جان چھوڑ کر وہ دانے بظاہر زمین میں ملا کر ضائع کر دیتا ہے۔ مگر چند ماہ بعد وہ (بظاہر) ضائع شدہ دانے لہراتے کھیتوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اس تھوڑی سی قربانی کے بعد وہ اس قدر غلہ اپنے گھروں میں بھرتے ہیں۔ کہ ان کے گھر رکھنے کے لئے جگہ نہیں رہتی۔ اور وہ غلہ کا باہر ڈھیر لگا دیتے ہیں۔ کسان بعض دفعہ بیج بوتا ہے۔ تو وہ بیج بارش وغیرہ کے بروقت نہ ہونے سے تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ لیکن جو بیج میں نے بظاہر مٹی میں ملا دیا ہے اس کے متعلق خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ جو میری کھیتی میں بویا جائیگا وہ کبھی تباہ نہیں ہوگا۔

اگر تم میرے اس کام کو غیر دانشمندانہ کہتے ہو۔ تو کہتے پھرو۔ اور جو چیز میں نے خدا کو دے دی ہے وہ واپس لینے کی جسارت نہیں کر سکتا۔ خواہ مجھ پر کتنے مصائب کیوں نہ آئیں۔

آپ اپنی اولاد کو اکثر نصیحت فرماتے کہ میں نے تمہیں صراط مستقیم پر لگایا ہے۔ تم اس سے ہٹنے کی کوشش نہ کرنا۔

مالی قربانی

اباجان مالی قربانی میں بھی پیش پیش تھے کوئی ایسی تحریک نہ تھی جس میں آپ نے حصہ نہ لیا ہو۔ آپ اپنے سارے چندے پہلے سے بڑھوا کر لکھواتے اور اس کو وقت سے پہلے ادا کرنے کی پوری سعی فرماتے۔

ایک دفعہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کو تلقین فرما رہے ہیں کہ اب وقت ایسا آ گیا ہے۔ کہ سلسلہ کو پہلے سے زیادہ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے پہلے سے بڑھ کر حصہ لو ــــــ آپ نے اس خواب کی بناء پر اپنا چندہ ۵ گنا کر دیا اور حضور کی خدمت میں خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ اپنا چندہ تحریک جدید دفتر اوّل کا ۵ گنا کرتا ہوں۔ حضور نے اس خواب کی اشاعت الفضل میں کرانے کی دفتر کو ہدایت فرمائی ــــــ اس خواب کے ذریعہ سے کئی احباب نے چندہ بڑھایا۔ اور خاص طور پر اباجان کے دوستوں نے اپنے چندے میں بہت اضافہ کیا ــــــ حضور نے قادیان میں وصیت کے چندہ کو بڑھانے کی تحریک فرمائی تو آپ نے فوراً ۱/۸ سے ۱/۶ کر دیا ــــــ آپ اپنا چندہ وقت سے پہلے ادا کرتے۔ جب بھی مزید آمد ہوتی تو فوراً اس کے مطابق چندہ ادا کر کے پھر باقی رقم گھر دیا کرتے ــــــ چندوں میں بقایا ہونے سے بہت گھبراتے تھے۔ چنانچہ آپ کی وفات پر جب وصیت کا حساب ہوا تو آپ کا ایک صد روپیہ ایڈوانس جمع تھا۔

وقت کی قربانی

مرحوم کو کئی شہروں میں سلسلہ کے متعدد عہدوں پر کام کرنے کا موقع ملا ــــــ آپ نہایت جانفشانی اور تندہی سے کام کرتے دن ہو یا رات آپ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھتے تھے جب تک کہ اس کام کو سرانجام نہ دے لیتے۔ آپ راست گو تھے۔ کسی غریب پر ظلم نہ ہونے دیتے۔ اگر کسی کی غلطی ہوتی تو اسے غلطی کی طرف توجہ دلاتے۔ کسی سے مرعوب نہ ہوتے تھے۔ تبلیغ کا شوق آپ کو بچپن سے ہی تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت گجرات اور مولوی محمد اشرف صاحب (بعض اور احباب جن کا نام میں بھول گیا ہوں) ہمارے بچپن کے ساتھی تھے۔ اور ہمارا سارا بچپن تبلیغ میں ہی گذرا۔ آپ نے بچپن میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریباً تمام کتب پڑھ لیں تھیں میں نے خود آپ کو سلسلہ کی کتب کے مطالعہ میں مستغرق دیکھا۔ سلسلہ کی ہر نئی تصنیف کے پڑھنے کا شوق تھا۔ خاص طور پر تفسیر کبیر کے شائع ہونے کی آپ کو بہت انتظار رہتی ــــــ اپنی اولاد کی تربیت کا بہت خیال رکھتے۔ تقریباً ساری نمازیں باجماعت پڑھاتے۔ ہر روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیتے۔ اس میں کوئی ناغہ نہ ہونے دیتے تھے۔ اگر کسی وجہ سے گھر سے باہر جانا ہوتا تو درس کے لئے کسی اور کو مقرر کر جاتے اور تاکید فرماتے کہ درس میں ناغہ نہ ہونے پائے ــــــ

حضور سے عقیدت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آپ کو انتہائی عقیدت تھی۔ آپ بذریعہ الفضل اپنی بیماری کے دوران حضور کی صحت کے متعلق اطلاعات پڑھتے۔ ان دنوں حضور کی صحت خراب رہتی تھی۔ اباجان سے جب ہم سب ہسپتال ملنے کے لئے جاتے تو آپ پر رقت طاری ہو جاتی۔ اور فرماتے کہ تم میری کوئی فکر نہ کرو۔ تم ساری دعائیں حضور کے لئے وقف کر دو۔ میں ایک ناچیز انسان ہوں۔ میری پرواہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضور کے ارشادات کی ایک دنیا پیاسی ہے۔

دعاؤں سے رغبت

آپ دعاؤں کی طرف خاص رغبت فرماتے حضور کی خدمت میں اکثر دعا کے لئے لکھتے اسی طرح کئی بزرگوں کی خدمت میں بھی دعا کی درخواست کرتے۔ اپنے بچوں کو دعا کی تلقین فرماتے۔ چنانچہ اباجان کا مجھے جو آخری خط ملا۔ اور جو آخری نصیحت اور وصیت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں لکھا "عزیزم میں تم کو ایک نصیحت کرتا ہوں۔ تم ہمیشہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنا۔ جب بھی تمہیں کوئی مصیبت آن پڑے تو خدا پر نظر رکھنا اور کبھی مایوس نہ ہونا۔ خدا کی رحمت ــــــ سے مایوس ہونا کفر ہے۔ اور اپنا آخری سہارا دعا کو بنانا۔ یہی کامیابی کی کلید ہے۔"

آخری ملاقات

آپ کی وفات کے وقت میں اور میرا چھوٹا بھائی آپ کے پاس موجود نہ تھے۔ ایک ماہ قبل خاکسار ملنے کے لئے لاہور آیا۔ اس کے بعد بیماری کا اتنا شدید حملہ ہوا جس نے ہمیں دوبارہ ملنے کی مہلت نہ دی۔ رخصت ہونے سے قبل اباجان اپنے بچوں سے آخری خطاب نہ کر سکے ــــــ ان ہاتھوں کو جو محبت سے میرے سر پر سایہ کئے رہتے پھر نہ دیکھ سکا۔ اور ان لبوں کو ہلتے ہوئے نہ دیکھ سکا۔ جو میرے لئے محو دعا رہتے۔ وہ نگاہیں جو سراپا شفقت تھیں ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئیں۔

مرحوم کی وفات پر جامعہ احمدیہ کے طلباء اور اساتذہ و پرنسپل صاحب نے گہری ہمدردی کا اظہار کیا اور اس طرح ہمارے غم کو ہلکا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

مخلصین جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت فردوس عطا فرمائے اور ان کے بچوں کی ہر گام پر حفاظت فرمائے۔ اور ہم سب بھائیوں کو ان کی نیک خواہشات کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین

درخواست دعا

میری نانی اماں صاحبہ عرصہ تین ماہ سے پاؤں پر پھوڑا نکلنے کے باعث بیمار ہیں۔ ابھی تک مکمل آرام نہیں آ رہا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

(ناصرہ پروین از ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے اساتذہ کا قابلِ تقلید نمونہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی جاری فرمودہ تحریک اکنافِ عالم میں تعمیر مساجد کے سلسلہ میں ملازمین حضرات کے لئے ارشاد ہے کہ:

(۱) ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(۲) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(۳) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۲ دیں۔

اس ارشاد کی تعمیل میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے اساتذہ کرام نمونہ قائم کرنے میں سبقت لے گئے ہیں۔ چنانچہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے تمام سٹاف کی طرف سے ۸۴/۱۲/۶ روپیہ ابھی حال ہی میں وصول ہوئے ہیں۔ اور یہ خوشکن نتیجہ یقیناً محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر کے حسن انتظام کا ہے جزاهم الله احسن الجزا فى الدين خيراً

دیگر ملازمین حضرات بھی اس طرف توجہ فرمائیں خصوصاً اپنے اپنے اداروں کے انچارج حضرات کوشش فرمائیں کہ ایک انتظام کے ماتحت یہ چندہ باقاعدگی سے جمع ہوتا رہے۔

(قائمقام وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

خوشی اور غم ہر دو مواقع پر صدقہ دینے والوں کی فہرست ۵

ارشاد نبوی صلعم کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون کا چندہ صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اگر مومن کو خوشی پہنچے تو بطور شکرانہ اور غم پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانے کے لئے یہ چندہ بطور صدقہ ادا کرنا ان کے لئے اطمینان قلب کا موجب ہوتا ہے۔ اسی نیک مقصد کے پیش نظر اس مد میں حسب ذیل بھائیوں اور بہنوں نے حصہ لیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور ان کی مشکلیں آسان کر کے بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۵۴ - مکرم حکیم فضل الدین صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ	۲/-
۵۵ - محترمہ نصرت قدیر صاحبہ ہمشیرہ شیخ عبدالخالق صاحب ربوہ	۲/-
۵۶ - مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب۔ دفتر اصلاح وارشاد ربوہ	۶/-
۵۷ - مکرم حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم۔ ربوہ	۱۰/-
۵۸ - مکرم خواجہ محمد شریف صاحب دارالرحمت وسطی۔ ربوہ	۱۰/-
۵۹ - مکرم محمد حسین صاحب پہرے دار خزانہ۔ ربوہ	۱/۸
۶۰ - مکرم سید افتخار احمد صاحب و سید محمد اکرم صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۲/-
۶۱ - مکرم مختار احمد صاحب چک ۱۶ پھلروان ضلع شیخوپورہ	۵/-
۶۲ - مکرم سید ابرار حسین صاحب اچھی ٹیکری شاہدرہ	۱۰/-
۶۳ - مکرم ایم عبدالرحیم صاحب اینڈ سنز ملتان شہر	۳۰/-

(قائمقام وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم میاں محمد اظہر صاحب ساکن ۱۰۔ اصغر مال راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم میاں حیات محمد صاحب کے پچاس حصص مالیتی پانچ ہزار روپے سنٹرل ویجیٹیبل آئل اینڈ الائیڈ پروڈکشن میں تھے۔ والد صاحب نے چار ہزار پانصد روپے ادا کر دیئے تھے۔ حصص کے نمبر ۳۶۵۳ تا ۳۷۰۲ ہیں۔ والد صاحب ۱۱ اپریل ۱۹۵۳ء کو وفات پا چکے ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے ورثاء یہ ہیں (۱) محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بیوہ میاں حیات محمد صاحب مرحوم (۲) انور احمد صاحب (۳) محمد زاہد صاحب پسران (۴) ممتاز بیگم صاحبہ (۵) شوکت اختر صاحبہ (۶) رفعت حیات صاحبہ (۷) عشرت حیات صاحبہ دختران میاں حیات محمد صاحب مرحوم۔ ان سب ورثاء نے مجھے مختار عام مقرر کر دیا ہے۔ اس لئے یہ ان مذکورہ بالا حصص کی رقم کمپنی مذکور سے مجھے دلائی جائے

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔ اس کے بعد کوئی اعتراض نہیں سنا جائے گا

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میری بچی بعارضہ بخار عرصہ سے بیمار ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (محمودہ بیگم اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ)

درختوں کی دیکھ بھال

مجلس انصار اللہ کی طرف سے درخت لگانے کی تحریک ہوتی رہتی ہے اور اراکین اس تحریک کے ماتحت اپنے ہاتھوں سے درخت لگاتے ہیں۔ پچھلے دنوں بھی کئی انصار اللہ نے درخت نصب کئے ہیں۔ بے شک یہ بہت اچھا اور خدمت خلق کا کام ہے۔ جس سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن جب تک نئے نصب شدہ درختوں کی دو تین سال تک نگہداشت نہ ہو ان کے ختم ہو جانے کا ڈر رہتا ہے۔ اس لئے ایسے اراکین جنہوں نے درخت نصب کئے ہیں ضروری ہے کہ وہ اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ پودوں کی صحیح طور پر دیکھ بھال ہوتی رہے۔ تاکہ کوشش کا صحیح نتیجہ نکلے

(نائب خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اعلانات

۱۔ امتحانات داخلہ ۶۱ء لنڈن سکول آف اکنامکس و پولیٹیکل سائنس

اکتوبر ۱۹۶۱ء میں داخلہ لینے کے خواہشمند امیدواران کا امتحان ۲۹/۳/۶۱ کو بروز بدھ ہوگا۔ واقفیت عامہ کا تین گھنٹے کا پرچہ ہوگا۔ شرط: فرسٹ یا سیکنڈ کلاس ڈگری۔ درخواستیں ۲۵/۱۱/۶۰ تک معرفت ایجوکیشنل اٹیچی ہائی کمشنر فار پاکستان ایجوکیشن ڈویژن ۳۹ لاؤنڈیز سکویر لنڈن ایس ڈبلیو ون (پ ر ٹ ۴/۱۱/۶۰)

۲۔ کلاس ٹو و تھری ملازمین سنٹرل گورنمنٹ کے بچوں کو وظائف

پانچ صد سے کم تنخواہ والے ملازمین کے بچوں سے وظائف ۶۱-۱۹۶۰ء کے لئے درخواستیں طلب ہوئی ہیں۔ یہ پوسٹ میٹرک تعلیم سائنس ٹیکنالوجی کے لئے ہیں۔ نیز لڑکیوں کے آرٹ کے مضامین کے لئے سالانہ امتحان کے نتائج کی بناء پر ملیں گے۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں اپنے ادارہ کے سربراہ کی معرفت ۳۰/۱۱/۶۰ تک بنام سیکرٹری سکالرشپ بورڈ فار چلڈرن کلاس ٹو و تھری سینٹرل گورنمنٹ ملازمین وزارت تعلیم پاکستان گورنمنٹ کراچی۔ (پ ر ٹ ۴/۱۱/۶۰)

۳۔ وظائف پریپیریٹری سکول لارنس کالج گھوڑا گلی

تھرڈ فارم میں چار وظائف مالیت ہر ایک یکصد ماہوار۔ نیز ۹ وظائف مالیت ہر ایک پچاس ماہوار۔ ۱۹۶۱ء سے شرط ۱/۳/۶۱ کو عمر ۸ تا ۹۔ فارم سکس سینیر سکول لیول میں ۹ وظائف ہر ایک مالیتی یکصد ماہوار۔ نیز دس وظائف ہر ایک مالیتی ۵۰/- ماہوار۔ شرط: ۱/۳/۶۱ کو عمر ۱۲ تا ۱۳۔ ۱۰۰/- ماہوار والے وظائف ایسے طلباء کو ملیں گے جن کے سرپرستوں کی آمدنی ۳۵۰/- تک ہو ۵۰/- روپے ماہوار والے ۵۰۰/- ماہوار آمدنی والے سرپرستوں کے بچوں کو دیئے جائیں گے۔ درخواستیں بنام پرنسپل لارنس کالج گھوڑا گلی ۲۰/۱۱/۶۰ تک۔ (پ ر ٹ ۴/۱۱/۶۰)

۴۔ پاکستان ایئرفورس پبلک سکول لوئر ٹوپہ

پانچواں پی کیڈٹ داخلہ۔ طلبہ میٹرک کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ فارغ التحصیل ہو کر جی۔ڈی (پی) یا ٹیکنیکل برانچ پی اے ایف میں بطور کمیشن افسر داخلہ لازم۔ شرائط:۔ ۱/۱۲/۶۰ کو عمر ۱۳ تک۔ ساتویں جماعت یا نورتھ سٹینڈرڈ پاس۔ امتحان داخلہ کے لئے دو پرچے انگلش و حساب۔ امتحان ۱۲/۱۲/۶۰ کو۔ مراکز کراچی۔ لاہور۔ چک لالہ۔ پشاور کینٹ پی اے ایف پبلک سکول سرگودھا گورنمنٹ کالج

مجوزہ فارمہائے درخواست پی اے ایف رکروٹنگ آفس کراچی۔ کوئٹہ۔ لاہور۔ راولپنڈی پشاور۔ حیدرآباد سے حاصل کر کے مکمل صورت میں ۲۰/۱۱/۶۰ تک وہیں واپس کر دی جاویں۔

(پ ر ٹ ۴/۱۱/۶۰) (ناظر تعلیم۔ ربوہ)

تلاش گمشدہ

میرا بچہ عزیز بشارت احمد ۸/۷ اکتوبر سے گم ہے ابھی تک نہیں مل سکا۔ تمام جماعتوں اور مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلے میں ہر ممکن کوشش کریں۔ مقامی ادارہ جات خدمت خلق سے بھی مدد لیں اور مقامی یتیم خانوں سے بھی پتہ کریں۔

حلیہ:۔ بچہ گونگا اور بہرہ ہے۔ عمر تقریباً نو برس۔ رنگ گندمی۔ نکر اور چارخانہ قمیص پہنے ہوئے ہے۔ ربوہ۔ بوٹ۔ بوتل وغیرہ الفاظ اگر لکھے جائیں تو پڑھ سکتا ہے

(خاکسار محمد عبداللہ تاجر ریف۔ غلہ منڈی ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو فوری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۸۴۸ میں امۃ الحفیظ بیگم زوجہ شیخ مبارک احمد صاحب نذیر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۰ تحریک جدید کوارٹرز ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۴/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ایک ہزار روپے جو کہ بذمہ خاوند ہے زیور طلائی وزن ۱۱ تولے ۱۰½ ماشہ فی تولہ ایک صد اکتیس ۱۳۱ روپے کی قیمت تقریباً ایک ہزار پانچسو پچپن ۱۵۵۵ روپے کل میزان بمعہ حق مہر ۲۵۵۵ دو ہزار پانچسو پچپن روپے اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ امۃ الحفیظ بیگم

گواہ شد محمد بشیر احمد پیٹرول ڈیلر جھنگ صدر والد موصیہ ۱۸/۴/۶۰

گواہ شد مبارک احمد نذیر خاوند۔ موصی ۱۵۱۰

نمبر ۱۵۸۴۹:۔ میں فضل قادر آف پھیرو چیچی ولد غلام محمد صاحب قوم گوجر پیشہ زمینداری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۳ء ساکن چک ۱۷/۱۱۶ گ ب ڈاکخانہ کمالیہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے اراضی نہری ۳ کلہ نہری ششماہی مالیتی -/۱۳۰۰ روپے واقعہ موضع فیض پور تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں ہے اور جس کا میں واحد مالک ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے ہندوستان میں متروکہ اراضی کا ابھی تک کچھ حصہ نہیں ملا۔ جب وہ ملے گا تو اس کی اطلاع میں مجلس کارپرداز پاکستان ربوہ کو دیتے رہوں گا۔ میں اپنی اس اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ فضل قادر احمدی بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد سلیمان ولد محمد اسماعیل چک کمالیہ محلہ جمعہ مسجد ضلع لائلپور

گواہ شد:۔ غلام رسول کلرک بیت المال ربوہ ۳/۹/۶۰

نمبر ۱۵۸۵۰:۔ میں فضل بی بی زوجہ فضل قادر قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۷/۱۱۶ گ ب ڈاکخانہ کمالیہ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں بقائمی ہوش و حواس تحریر کرتی ہوں کہ میری اس وقت جو جائیداد ہے حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ صرف جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے اور زیورات کانٹے طلائی پونے دو تولے کنٹھہ طلائی ساڑھے چار تولہ کل سوا چھ تولہ ہے جس کی مالیت مبلغ آٹھ صد روپیہ بنتی ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں نیز میری وفات کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو یا اس وقت تک پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی

العبد:۔ نشان انگوٹھا فضل بی بی زوجہ فضل قادر احمدی۔

گواہ شد:۔ عبدالحمید جنجوعہ اسسٹنٹ ٹریفک انسپکٹر ریلوے کمالیہ ضلع لائلپور ۹/۹/۶۰

گواہ شد:۔ فضل قادر احمدی بقلم خود خاوند موصیہ چک نمبر ۱۷/۱۱۶ گ ب ضلع لائلپور

نمبر ۱۵۸۵۱:۔ میں ظفر احمد ولد محمد یحییٰ خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-۲۷ نزد یک نیشنل اسٹیڈیم جیل روڈ کراچی ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ر ستمبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں سرکاری ملازم ہوں اور مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ -/۱۳۵ روپے ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۴ر ستمبر ۱۹۶۰ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ ظفر احمد بقلم خود

گواہ شد:۔ خاکسار کرم الدین سیکرٹری وصایا حلقہ جیکب لائن کراچی۔

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد صاحب مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۵۸۵۲:۔ میں امۃ الرشید عابدہ زوجہ شیخ ارشاد احمد صاحب قوم شیخ صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴/۱۷-F جیکب لائینز کراچی ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ر جولائی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ——— میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند دو ہزار روپیہ ہے (۲) میرے زیورات طلائی وزن دس تولہ قیمت بارہ سو پچاس روپے -/۱۲۵۰ روپے کے ہیں میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ . . . . اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۵ر جولائی ۱۹۶۰ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:۔ امۃ الرشید عابدہ بقلم خود

گواہ شد:۔ ارشاد احمد بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۵۸۵۳:۔ میں امۃ العزیز زوجہ عبدالرحیم قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲۶۸/۱۴ عقب جیکب لائنز کراچی ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ر جولائی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے (۲) میرے زیورات طلائی وزن ۶½ تولہ قیمت آٹھ سو دس روپے -/۸۱۰ کے ہیں۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگرچہ میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۵ر جولائی ۱۹۶۰ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:۔ امۃ العزیز بقلم خود

گواہ شد:۔ عبدالرحیم بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

"امریکہ موجودہ مالی سال میں پاکستان کو نو کروڑ ڈالر کی دفاعی امداد دے گا"

پاکستان کی امداد میں اضافے کا امکان، وزیر خزانہ کا بیان

کراچی ۱۲ / نومبر وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں انکشاف کیا کہ امریکہ موجودہ مالی سال میں پاکستان کو نو کروڑ ڈالر کی دفاعی امداد دے گا۔ آپ نے بتایا یہ امداد ۱۹۵۸ء میں ملنے والی دفاعی امداد سے ایک کروڑ ڈالر زیادہ ہے۔

مسٹر شعیب نے امید ظاہر کی کہ آئندہ جب وہ امریکہ جائیں گے۔ تو وہاں دفاعی امداد میں ایک معقول اضافے کے لئے بات چیت کریں گے۔

ایک سوال کے جواب میں مسٹر شعیب نے کہا ڈیموکریٹک پارٹی میں ایک انتہائی بااثر شخصیت نے جو اتفاق سے میرے دوست ہیں مجھے یقین دلایا ہے کہ مسٹر کینیڈی کے صدر امریکہ منتخب ہونے پر پاکستان کے لئے امداد بڑھا دی جائے گی۔ آپ نے کہا ذاتی طور پر میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ انتخابات کی وجہ سے پاکستان کو ملنے والی امداد کی مقدار میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ آپ نے مزید کہا امداد میں اضافے کا اب ہمارے لئے اچھا موقعہ ہے۔

وزیر خزانہ برطانیہ، امریکہ، جاپان اور تھائی لینڈ کا تقریباً آٹھ ہفتے تک دورہ کرنے کے بعد کل صبح کراچی واپس پہنچے۔ آپ نے چھ اور سات اکتوبر کو واشنگٹن میں عالمی بنک اور دوست ملکوں کی ایک کانفرنس میں شرکت کی جس میں پاکستان کے دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے لئے امداد دینے کے سوال پر غور کیا گیا۔ عالمی بنک کے علاوہ جن دوست ملکوں نے اس کانفرنس میں شرکت کی ان میں امریکہ برطانیہ، مغربی جرمنی، جاپان اور کینیڈا شامل ہیں۔ فرانس اور اٹلی بھی مبصرین کی حیثیت سے اس کانفرنس میں شریک ہوئے۔ امریکہ میں اپنے قیام کے دوران میں وزیر خزانہ نے واشنگٹن میں مشرقی بعید و امریکہ کی تجارت کی ایسوایشن اور پاک امریکی ایوان تجارت کے اجلاس میں بھی شرکت کی۔

اس کے بعد وزیر خزانہ جاپان روانہ ہو گئے جہاں انہوں نے سرکاری حکام اور نجی صنعت کاروں سے ملاقاتیں کیں۔ واپسی پر آپ بنکاک بھی گئے جہاں آپ نے تھائی لینڈ کے وزیر اعظم اور دوسرے وزراء سے بات چیت کی۔ آپ نے سیٹو اور ایکیفے کے حکام سے بھی تبادلۂ خیال کیا۔

طوفان زدگان کے لئے دواؤں کا عطیہ

لنڈن ۱۲۔ نومبر۔ ادویات کی برطانوی فرم مے اینڈ بیکر نے اپنی دواؤں میں سے میپومین اور سلفا لاذول کی پچاس پچاس ہزار ٹکیاں مشرقی پاکستان کے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لئے دی ہیں دوائیوں کی یہ ٹکیاں لنڈن میں پاکستان کے ہائی کمشنر کو بھیج دی گئی ہیں تاکہ وہ انہیں ڈھاکہ کے لئے روانہ کر دیں۔

جلسہ سیرۃ صحابہ

(بقیہ صفحہ اول)

ڈالی۔ صحابہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب مسیح موعود علیہ السلام کی دین کی خاطر قربانیوں اور ان کے اوصاف حمیدہ اور اخلاقِ فاضلہ کا یہ بیان سامعین نے گہری توجہ اور انہماک کے ساتھ سنا بالخصوص حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی زندگی کے ایمان افروز حالات جن سے بالعموم لوگ پورے طور پر آگاہ نہیں ہیں احباب کے لئے بہت ازدیادِ علم اور ازدیاد ایمان کا باعث ہوئے۔

آخر میں مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب صدر محلہ دارالصدر جنوبی نے سیرۃ صحابہؓ کے جلسوں کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو ان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت اختیار کرنے کی تحریک کی۔ بعد میں مکرم مولانا شمس صاحب نے دعا کرائی اور یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

صوبائی ترقیاتی مشاورتی کونسل

لاہور ۱۲ / نومبر۔ صوبائی ترقیاتی مشاورتی کونسل کا اجلاس لاہور میں ۲۸ / نومبر کو منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

ان سب کو "ان الحکم الا للہ" کے مختصر عنوان کے ماتحت جمع کرنے میں کامیاب (بزعم خود کامیاب) ہو جاتا ہے اور اس کا نام وہ "نظامِ حکومتِ الٰہی" رکھتا ہے اب اس کی ساری کوشش یہ ہے کہ وہ سیاسی اقتدار پر قابض ہو تا کہ احکامِ الٰہی پورے معاشرے پر پوری قوت و تمکن سے نافذ کر سکے"۔ (ہفت روزہ الاعتصام ۱۱ نومبر ۶۰ء)

درخواستِ دعا

میری بھانجی عزیزہ زاہدہ بنت برادرم مکرم نجیب اللہ خان صاحب قریباً تئیس چوبیس روز سے بعارضہ بخار بیمار چلی آ رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناصر احمد (باجوہ) دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

درخواست دعا

میری بیوی مریم بیگم کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ سب بھائی بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ بارگاہ ایزدی میں انکی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

محمد شفیع نوشہروی
محلہ دارالرحمت ربوہ